

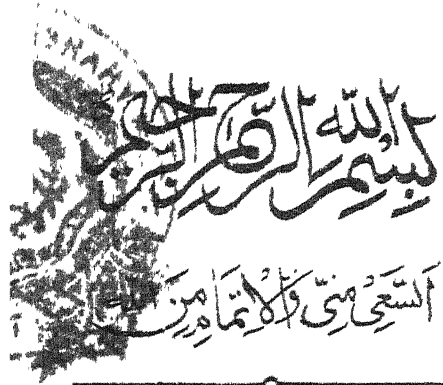
فہرست صحت نما غلط رسالہ معیار الحیث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۱۲	قوت	قوت	۱۴	۱۲	علی الصباغ	علی الصباغ
۲	۴	مشائخین	مشائخین	۱۸	۸	کریجے	کریجے
۳	۱۲	طلبہ	طلبہ	۲۱	۱۲	زید	زید
۶	۳	حدیث ص	حدیث قدسی	۲۳	۵	سہ	سہ
۸	۱	بالکذاب	بالکذب	۲۳	۲۰	ہوگا	ہوگا
۸	۹	نفت	نفت	۲۲	۱۴	پہر	پہر
۸	۱۲	محدثین	محدثین	۲۲	۲۱	مردی	مردی
۱۱	۱۴	اخبری	اخبری	۲۶	۱۳	حقیقہ	حقیقت
۱۱	۲۱	دیکھانی	دیکھاتی	۲۶	۱۶	معتدیہ	معتدیہ
۱۲	۲۲	اون اون	اون	۲۶	۲۲	فدجوه	فدجوه
۱۳	۱۲	منازہ تہا	منازہ تہا	۲۸	۱۵	کرتا	کرتا
۱۴	۱۵	اشارہ	اشارہ	۲۸	۱۶	کرتا	کرتا
۱۴	۱۶	چاہے	چاہے	۲۸	۲۰	گناہ	گناہ
۱۶	۱۴	یرید	یرید	۲۸	۲۱	معل	معل
۱۶	۱۵	شعب	شعب	۳۹	۳	پیشدہ	پیشدہ
۱۶	۸	والدہ	والدہ	۲۹	۲۲	پرکھ دی ہے	پرکھ دیا گیا
۱۶	۱	جناب باری	جناب باری	۳۰	۶		

۳۰	۵	عشی	عیشی	۴۰	۱۵	درستی ہو کر بخین	درستی ہو کر بخین
۳۰	۸	عشی	عشی	۴۰	۲۰	ورنہ	ورنہ
۳۱	۳	بزدلہ	بزدلہ	۴۰	۲۱	ع	ع
۳۱	۱۳	بالے تختانیہ	بالے تختانیہ	۴۰	۲۲	یہے	یہے
۳۲	۲۲	بار	بار	۴۰	۲۳	ع	ع
۳۳	۶	ابوقیس زماو	ابوقیس زماو	۴۰	۲۵	پاس	پاس
۳۳	۱۱	شخینین	شخینین	۴۰	۲۶	باطل	باطل
۳۳	۱۱	حدیث	حدیث	۴۱	۱	مزانبہ	مزانبہ
۳۴	۳	حربی	حربی	۴۱	۳	(د)	خ
۳۴	۱۹	انصاری	انصاری	۴۱	۱۹	کرتے	کرتے
۳۵	۳	مین	مین	۴۱	۲۰	علماء	علماء
۳۵	۱۱	بیاب	بیاب	۴۲	۸	البوانی	البوانی
۳۵	۱۶	توری	توری	۴۲	۱۴	سواکری	سواکری
۳۵	۲۰	ہمزہ	ہمزہ	۴۲	۱۸	منہ ہین	منہ ہین
۴۰	۵	رقی علیہ	رقی علیہ	۴۲	۲۰	قرآہ	قرآہ
۴۰	۱۰	بین الظہر	بین الظہر	۴۳	۱۱	فیقر القرآن	فیقر القرآن

فہرست مضامین رسالہ معیار الحدیث

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	ریاحیہ	۱۵	فضل دوم، مراتب صحیح	۲۶	کتاب سنن ابن ماجہ اور دیگر کتابیں
۱	مؤلف احمد سکا فخر و اعتدالہ	۱۶	فضل دہم، کتاب احادیث مرویہ	۲۶	فضل ۱۰، کتاب جامع حدیث و روایات
۲	مقدمہ	۲۰	کتاب جامع صحیح مسلم و ابی داؤد	۲۹	فضل ۱۱، معرفت اسماء شہیدہ
۵	فصل اولیٰ شروط طحاوی	۲۱	کتاب سنن ابی داؤد	۳۴	فضل ۱۲، عادت ترمذی
۶	فصل دوم، احکام حدیث	۲۳	کتاب جامع ترمذی	۳۸	فضل ۱۳، رموز اور متفرق مسائل
۱۳	فصل سوم، طعن فی الحدیث	۲۵	کتاب سنن نسائی اور دیگر کتابیں	۴۵	خاتمہ شامل بر سند حدیث



ہمارے مقدس اسلامی مذہب کا اصولی سلسلہ یہ نہیں ہے کہ کتاب سنت رسول چھوڑ دی جائے اور معمولی حضرات کے اقوال و افعال پر عمل کیا جائے اسلامی دنیا کے ابدی بقا کے لئے میرے دور و روشن کتابین ایسے لکے گئے ہیں جن پر عمل کرنا گمراہی سے نجات پانا۔ اور منزل مقصود کے رینہ پر قدم جانا ہے۔ یہ ماننا کہ کسی کی لاعلمی۔ یا کم علمی۔ یا کم فہمی۔ یا کم سوادى۔ ضرور مسائل کے استخراج عاجز ہے مگر اس کے نسبت یہ باور نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا استخراج مستنبط فقہی مسائل پر عمل کرنا اصولی سلسلہ کے منافی ہو۔ میرا یہ خیالی مجرور بیان اس عمر پر اس حد تک لائق اطمینان سمجھا جاتا ہے جس کے نسبت نظریہ پایہ اور بدام عقل کی سچی شہادت مانی جاتی ہو۔ اور نقلیات میں مجرور بیانی اوس جس جہانگ لائق اطمینان ہو سکتی ہے جہانگ دائرہ تعلیدی ہے یا صرف میدان جہانگ میری اس تمہیدی تقریر سے یہ بات صاف طور پر ثابت ہو سکتی ہے کہ میرا یہ کہنا کہ کتاب و سنت پر عمل کرے اور بصورت عدم معلومات اصول استنباط و عدم غوث استخراج شرعیہ تنہا مسائل پر عمل کرے کو نامناست خیال کہے اس کا نام محمد مصطفیٰ بن رسولی قاضی محمد رکن الدین احمد قادری نقشبندی۔ سہروردی جیشی۔ حنفی۔ بن قاضی مولوی محمد شریف الدین احمد المصروف قاضی شکر احمد قاضی سرکار پیر ضلع اورنگ آباد

خداوند اعظم
مولف اور اس کا

صوبہ حیدر آباد - جعل اللہ الحکمة فتواہما
 مجھے سب سے زیادہ فخر حاصل ہے کہ یہ رسالہ میری اسلامی پادشاہ پابند
 اصول شریعت مصطفوی - نافذ احکام اور نوامی - پیروی خلفاء راشدین
 تبع صحابہ متطہرین - عقیدت مند اولیاء کرام - ارادت مند شاہین ذی الاحترام
 حافظ حق العباد خائفہ الہ و کفر و الحاد - عفو کیش - رافت منش سلطان ابن
 سلطان خاقان ابن خاقان سپہ سالار فتح جنگ مظفر الملک نظام الملک
 نظام الدولہ آصفیہ نواب میر محبوب علی خان بہادر خلد اسد ملکہ و سلطنت و ظل
 ظلال علی روس عباد الی یوم النہاد - کے عہد مبارک میں مکمل ہوا اور میرے تبار
 عالم باعمل فاضل اکمل - فقیہ المثل - عیدم البدل - وحید العصر فرید الدہر طحطاط
 جبر قہقام - حاوی علوم نقلی جامع علوم عقلی مولانا مولوی محمد منصور علی صاحب
 مراد آبادی سلمہ بہادی مصنف فتح البین صدر مدرس مدرسہ دینیہ حیدر آباد کن -
 صانہ السعین الشرف العین کے نظر فیض اثر سے گذرا اور ہم ماہ جمادی الاول ۱۳۲۶
 روز چہار شنبہ سے طبع ہونے لگا -

خاص ماسرین فن حدیث اور واقفین اصول اور عام طبہ سے یہ عذر کیا جاتا ہے
 کہ اگر اس سالہ میں کہیں غلطی پالین یا میری کم استعدادی کی وجہ سے کوئی لغزش
 کو ملاحظہ کر لیں تو ضرور دینی کام اور علمی خیال پیش نظر رکھ کر اسکی اصلاح فرمائیں
 اور دوسرے طبع میں اسکا لحاظ رکھیں - قوم اور ہمارے آنے والے اسلامی نسل
 کو اپنے دینی اصول سے مایوس بنائیں اعتراضات اور طبع آزمائی سے تنفر
 نکرین - وہاں انسان الاقل نفسی وہاں من فعل الاقل قد خطا و ما توہیقی
 الامانہ بحسبی اللہ و نعیر الوکیل و نعیر المولی و نعیر النصیر یہ رسالہ حکام
 (معيار الحديث) ہے ایک مقدمہ (رو) فصلیں اور ایک خاموشی کے

مقدمہ

جس میں چند ضروری باتیں حسبے فی بیان کئے جائیں گے

رسول - انسان کہہ اوس اکمل فرد کا نام ہے جسکو جنابِ رسی نے مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے بھیجا ہو۔
صحابہ - اوس مقدس گروہ کا نام ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کی حالت میں ملاقات کی ہو۔ اور اسلام ہی کی حالت پر انتقال فرمایا۔

صحابہ جبرین - اوس مخصوص گروہ صحابہ کا نام ہے جنہوں نے بوجہ استیلاء کفار مکہ مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔
انصار - اون مخصوص قبیلہ عرب کا نام ہے جنہوں نے انحضرت صلعم سے بیعت کی اور ہر حال میں نصرت و جان نثاری کا اقرار فرمایا۔
تابعین - اون برگزیدہ جماعت کا نام ہے جنہوں نے صحابہ کرام کی ملاقات ایمان کی حالت میں کی ہو اور اسلام ہی کی حالت پر خاتمہ ہوا ہو۔
علم حدیث - وہ علم ہے جس سے قول و فعل - و حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالاستنباط معلوم ہو جائے۔

موضوع - حضرت گرامی کی ذات مبارک سے صلی اللہ علیہ وسلم واقع حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔
فائدت - سعادت دارین کو پہنچنا۔

سند - طریقہ حدیث کا نام ہے جسکو راوی روایت کرتا ہے۔
یعنی وہ طریقہ ہے جو متن تک پہنچا دیتا ہے۔
متن - جس تک سند ملتے ہو۔

۱۔ جو حضرات زمانہ مبارک کو جاہلیت میں پائے۔ اور صحابہ کرام کے زمانہ میں مستر باسلام ہوئے۔ اون حضرات کے صحابیت میں اختلاف ہے ۱۲
۲۔ عمل بالحدیث و توفیق علیہ ہے تحقیق سعادت دارین کے لئے خواہ بالذات ہو

جامع - اصطلاح محدثین میں اوسکو کہتے ہیں جس میں جمیع اقسام کے احادیث پائے جائیں جیسے جامع ترمذی -
مسند و مسانید - اوسکو کہتے ہیں جس میں احادیث علی سبیل ترتیب صحابہ بیان کئے جائیں -
معجم - اوسکو کہتے ہیں جس میں احادیث علی سبیل ترتیب شیوخ مذکور ہوں -
اجزا - اوسکو کہتے ہیں جس میں شخص خاص کے مرویات جمع کئے گئے ہوں
سنن - اوسکو کہتے ہیں جس میں صرف احکام بیان کئے جائیں جیسے سنن ابن ماجہ و سنن ابوداؤد و سنن نسائی و سنن دارمی -
سکیر - اوسکو کہتے ہیں جس میں تاریخی احادیث مروی ہوں -
تفسیر - اوسکو کہتے ہیں جس میں قرآن مجید کی تفسیر کے متعلق احادیث مروی ہوں جیسے تفسیر مزویہ - و تفسیر و لمی وغیرہ -

یعنی احادیث عقائد اور احادیث احکام اور احادیث فاق اور احادیث دلائل و شریک و شریک و قیام و قعود اور وہ احادیث جو تفسیر قرآن اور تاریخی امور اور فتن اور مناقب مشائخ کے متعلق حدیثیں ہوں ۱۲
۱۳ ترتیب صحابہ عام اس کے کہ حرف پہنچے کے موافق ہو یا سوانق اس کے یا شرات نسبت موافق ہو۔ عجاۃ
۱۴ ترتیب حرف پہنچے کے موافق ہو یا فضیلت کے لحاظ سے
۱۵ عام اس سے کہ وہ شخص طبقہ صحابہ میں یا طبقہ تابعین یا تبع تابعین میں ۱۶
۱۷ یعنی احکام سے وہ احکام مرد میں جو باب الطہارت سے احکام و صایات تک
۱۸ سائل علی ترتیب فقہ بیان کئے گئے -
۱۹ میر کے دو قسم ہیں پہلی بد الخلق جس میں پیدائش آسمان و زمین و حیوانات و جن و ملائک و انبیاء سابقین و امّت کے گزشتہ کے متعلق احادیث وارد ہوں
۲۰ دوسری قسم میر و حسین خضر صلعم اور جناب صحابہ کرام و اہل عظام کے متعلق
۲۱ احادیث مروی ہوں جیسے سیرۃ ابن ہشام ۱۲

علم ادواب - اوسکو کہتے ہیں جس میں اکل و شرب و سفر و قیام وغیرہ کے متعلق احادیث مروی ہوں۔

علم سلوک - اوسکو کہتے ہیں جس میں تفاق کے احادیث مروی ہوں۔
علم مناقب - اوسکو کہتے ہیں جس میں فضائل و مناقب کے متعلق احادیث وارد ہوں۔

علم فتن - اوسکو کہتے ہیں جس میں احادیث فتن وارد ہوں۔
اربعمین - اوسکو کہتے ہیں جس میں چالیس حدیثیں ایک باب میں یا ابواب متفرقہ میں ایک سندیابہ اسانید متعددہ جمع کئے جائیں۔
ترجمۃ الباب - احادیث کو اون کے موافق تطبیق دینے کا نام ہے۔

فصل پہلی شرط راوی میں

وہ حسب ذیل چار ہیں

(۱)	شرط اسلام	(۱)
(۲)	ایضاً عقل	(۲)
(۳)	ایضاً ضبط	(۳)
(۴)	ایضاً عدالت	(۴)

- (۱) عقل بدن انسان میں ایک ہر محرز ہے جو اشیا و غائیہ کو بالواسطہ اور بلاواسطہ کو بالمشاہدہ و کلاماً
- (۲) ضبط راوی اوسوقت معتد بہ ہوتا ہے جب کہ وہ بحال نشیہ (۱) شہیاد کا (۲) حفاظت (۳) یتیقن۔
- شرط سے متصف ہو
- (۳) راوی کا عادل ہونا اوسوقت معتبر سمجھا جاتا ہے جب (۱) بالغ (۲) عاقل (۳) مسلم (۴) متقی (۵) ذی خلق و مروت
- اور ان شروط کی پوری پوری باتیں اور تعریفات ہم نے اپنے رسالہ اصول فقہ میں بیان کیا ہے۔

فصل (۲) اقسام حدیث کے بیان میں

احادیث کے اقسام متن و سند وغیرہ کے اعتبار سے ہوا کرتے ہیں جس کی تفصیل ہے
 ۱ حدیث متفقہ وہ حدیث ہے جس میں جناب باری کی روایت ہو جیسے قال اللہ
 سبحانہ تعالیٰ یوسف بنی ابن آدم لیسب اللہم
 وانا اللہم - ۲۸

۲ قولی وہ حدیث ہے جسکو آپ نے زبان خود فرمایا ہو جیسے
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا

۳ فعلی وہ حدیث ہے جسکو آپ نے بذات خود کیا ہو جیسے
 رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعل کذا

۴ تقریری وہ حدیث ہے جسکو آپ کرتے دیکھیں اور مناسب
 نہ سمجھا ہو جیسے نفعل ین ید یہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یکنذا -

۵ مرفوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد آپ تک پہنچتی ہو -

۶ موقوف وہ حدیث ہے جسکی اسناد صحابہ کرام تک
 پہنچتی ہو جیسے قال عباس یکنذا

۷ محدثین کے پاس خبر حدیث کے مرادف مانی جاتی ہے جیسے سنت اور
 متفق مرادف حدیث ہے پس باین معنی دونوں میں نسبت مساوات کی ہوگی - یعنی جہاں
 حدیث صادق آئیگی وہاں خبر صادق آئیگی وبالعکس ایک مذہب یہ بھی ہے
 کہ حدیث منقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں - اور منقول عن الغیر
 کا نام خبر ہے - پس باین معنی ان دونوں میں نسبت عام خاص مطلق
 کی ہوگی - یعنی ہر حدیث خبر ہو سکتی ہے اور عکس ضرور
 نہیں ہے -

- ۷ حدیث مقطوع وہ حدیث ہے جسکی اسناد تا بعین تک پہنچتی ہو جیسے قال اعمش
- ۸ متواتر وہ حدیث ہے جسکی نسبت بوجہ کثرت رواۃ ثقہ طبعہ میں
- ۹ مشہور وہ حدیث ہے جسکی دو سے زیادہ ہر طبقہ کے راویوں روایت کی ہو۔
- ۱۰ صحیح لذاتہ وہ حدیث ہے جسین شرائط مذکورہ پائے جائیں۔
- ۱۱ صحیح لغیرہ وہ حدیث ہے جسکی اسناد میں بعض شرائط مذکورہ نہ پائے جائیں مگر کسی حد سے جبر نقصان اسناد ہو جائے
- ۱۲ حسن لذاتہ وہ حدیث ہے جسکی اسناد میں جبر نقصان کسی دوسری وجہ سے نہوا ہو۔
- ۱۳ حسن لغیرہ وہ حدیث ضعیف ہے جو متعدد طریقوں مروی ہو
- ۱۴ معلق وہ حدیث ہے جسکی ابتداء اسناد سے کوئی راوی گرا ہو
- ۱۵ مفصل وہ حدیث ہے جسکی اسناد اسناد پر سے دو راوی گرا ہو
- ۱۶ مرسل (۲) وہ حدیث ہے جسکی راوی تا بعین آخر اسناد گرا ہو
- ۱۷ منقطع وہ حدیث ہے جسکی راوی ایک یا زیادہ غیر موجود گرا ہو

(۱) موقوف و مقطوع کو اکثر ہی کہتے ہیں۔ ۱۲

(۲) خبر متواتر کے متواتر ہونے کی تعداد بعض نے ۴۴ شخصوں اور بعض نے ۵ اور بعض نے ۱۰ اور بعض نے ۱۲ اور بعض نے ۴۰ اور بعض نے اس کے سوا مقرر کیا ہے۔ اور ہر ایک نے اپنی اپنی دلیل قائم کی ہے۔

(۳) ارسال میں مہمصری شرط ہے اور ملاقات مجہول الکلیفہ اور امام صاحب رحمہم اور امام ما کے پاس حدیث مرسل مطلقاً مقبول ہے اور امام شافعی رحمہ کے پاس وقتیکہ وہ کسی اور روئے سے توثیق پائے مقبول نہیں اور امام احمد کی اس مسئلہ میں موقوف ہیں

- ۱۸ حدیث منوع - وہ حدیث ہے جسکو راویوں بالکذا نے روایت کیا ہو
- ۱۹ " متروک - وہ حدیث ہے جسکو راوی کو حد میں جھوٹ کی تہمت لگی ہو
- ۲۰ " منکر - وہ حدیث ہے جسکو راوی ضعیف کے مخالف راوی اصغف نے روایت کیا ہو
- ۲۱ " معطل - وہ حدیث ہے جسکے اسناد میں کوئی ایسی باریک علت ہو جسکے سبب سے صحت حدیث میں نقصان سمجھا جاتا ہے۔
- ۲۲ " علاج - وہ حدیث ہے جس میں راوی اپنے یا غیر کے کلام کو وضاحت معنی یا تقدید مطلق یا میان نعت کے غرض سے بڑھا دیا ہو۔
- ۲۳ " مغلوب - وہ حدیث ہے جس کے راویوں کے نام مقدم ہو خرمو جائیں جیسے (عن حماد بن کعب و کعب بن حماد)

(۱) جس کسی کی غلط بیانی یا کثرت غفلت یا کثرت مسق محدثین کے پاس ظاہر ہو جائے تو ان جھڑا کی حدیث محدثین کے پاس منکری سے بیانی جاتی ہو۔ نمبر ۲۰ تک اور ایک نمبر ۳۰ جو اقسام احادیث بیان کئے گئے ہیں ان احادیث کو علماء محدثین روایت کے مکشوف الحال ہونیکے وجہ سے اسباب عن فی الحدیث سے شمار کرتے ہیں۔ اور جاب لینا لہو شاہ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث ہلوی مضطرب کی یہ تعریف کی ہے (مضطرب حدیث ہے جسکے اسناد یا متن میں اختلاف واقع ہو اور اختلاف کے یہ معنی ہیں کہ جو راوی مقدم تھا وہ مؤخر ہو جائے یا بالعکس یا کچھ کم تھا وہ زیادہ ہو جائے۔ یا بالعکس یا ایک راوی کی جگہ دو راوی یا ایک متن کی جگہ دو متن یا زیر کی جگہ زبیر یا زیر کی جگہ پیش یا سکون کی جگہ کوئی حرکت یا حرکت کی جگہ سکون رکھ جائے یا الفاظ کی تغیر یا متن یا اسناد کا اختصار۔ یا حذف یا غیرہ واقع ہو جائے (دیکھو رسالہ موصوف)

۲۴ حدیث چھینٹ وہ حدیث ہے جس کے اسناد متصل ہیں

کوئی ایک راوی زیادہ کر دیا جائے

۲۵ مضطرب - وہ حدیث ہے جسکی دوبارہ روایت پہلے

روایت کے مخالف ہو (منجتنہ الفکر) صفحہ ۲۴

حاشیہ ۱۲ قول سخاوی

متصل - وہ حدیث ہے جس کے اسناد میں سے کوئی راوی

مدرس - وہ حدیث ہے جس کا راوی اپنے شیخ کو کسی غرض

سے چھپائے اور شیخ الشیخ سے روایت کرے

مگر ایسے الفاظ میں جس سے سماع کا وہم ہو سکتا ہو

متابع - وہ حدیث ہے جسکو ایک راوی نے کسی دوسرے

راوی کے موافق روایت کی ہو -

ایضا

شناہد (۲)

۲۹ ضعیف - وہ حدیث ہے جس کے اسناد میں (رواۃ متصل نہیں

۱) تلبیس میں اصل شیخ کی ملاقات شرط ہے - مدرس کی روایت میں تلبیس کا اختلاف

۲) متابعت سے صرف تلبیس و تقویت سمجھی جاتی ہے - اسکو بلازم نہیں کہ اصل حدیث کے ساتھ

مرتبہ میں ہی مساوی ہو جاوے اور یہ متابعت کہی نفس ہی میں ہو کرتی ہے، اور کہی نفس شیخ میں

اور جو متابعت کہی نفس ہی میں ہو کرتی ہے وہ نسبت شیخ کے متابعت کے، نہ متابعت ہی

اور کامل سمجھی جاتی ہے اور متابعت میں شرط اس بات کی مانی جاتی ہے کہ وہ حدیث فی الواقع

دو حدیثیں ایک ہی راوی سے ہوں گے یہ قول اس قول سے مراد نہیں سمجھا جاتا جس میں یہ

مخصوص کر دیا ہے کہ اگر موافقت صرف نفلوں ہی میں ہو تو اس حدیث کو حدیث متابع

کہتے ہیں اور اگر صرف معنی ہی میں موافقت پائی جاتی ہو تو اسکو حدیث شناہد کہتے ہیں عام

اس سے کہ یہ حدیث شخص واحد سے مروی ہو یا کئی سے - قول فیصل یہ ہے کہ ان

دو باتوں میں اتحاد ذاتی اور تعلق اعتباری ہے ۱۲

۳۱ حدیث مصحف - وہ حدیث ہے جس میں تغیر لفظ یا حرکات

و سکونات ہو جیسے (من صام رمضان و اتبعه
ستاً من شوال) کی حدیث میں ابو بکر صلی اللہ علیہ
(ستاً) کا (شیئاً) بشین معجہ ویائے تحانیہ بنا دیا

۳۲ محرف - وہ حدیث ہے جس میں تغیر شکل ہو جیسے جعفر و

جعفر پہلے میں سادہ مملہ ہے اور دوسری میں
فاء مع الراء المهملتین - یا ابی کا ابی بالاضافہ
مروی ہو جائے۔

۳۳ مختلف - وہ دو حدیثیں ہیں جن میں بظاہر تضاد ہو اور

نفی تضاد کے ساتھ جمع ہو جائے - کیجئے
معنعن - وہ حدیث ہے جسکی تمام سائیں (بلفظ عن) آئی ہوں

(۱) صاحب خلاصہ نے حسب اقسام تصحیف بیان کئے ہیں (۱) تصحیف بالبصر خواہ
تن میں ہو جسکی مثال اوپر گندمی خواہ سند میں ہو جیسے یحییٰ بن معین حر احب بالراء
المہملہ والجمیم المعجمہ کو حر احب بالراء المعجمہ والحاء المہملہ کے ساتھ
تصحیف کیا ہے (۲) تصحیف بالسمع خواہ سند میں ہو جیسے عاصم الاحول کی تصحیف اصل
الا حدب کے ساتھ کی گئی - خواہ تن میں ہو جیسے زجاج بالراء المعجمہ کی تصحیف
جاج بالبدال المہملہ کے ساتھ کر دی گئی۔

(۳) تصحیف معنایہ معنی حدیثوں میں وارد ہے کہ (ابو مسلم علی بن عوف)
اور دوسری نے یہ خیال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز قبلہ سے
طرف غزوہ کے پٹھے - اس قسم کا تبدل و تغیر اکثر باہم محدثین
میں عداوت سے امتحان ہوا کرتا تھا چنانچہ بخاری اور عقیلی کے
باہم ہر سب سے گریہ تبدل و تغیر دیکھی طور پر کرنا سخت نا جائز ہے - جب
امتحان ہوا

۳۵ حدیث مسلسل (۱) وہ حدیث ہے جسکی روایت میں تابع رجال کا حضور

گرامی تک ایک ہی طریقہ سے مروی ہو۔ مثلاً لفظ سمعت
یا اخبرونا باللہ یا اخذ بیہم، علی ہذا ساری ستار
میں ایسے ہی الفاظ ہوں جیسے سمعت فلا نا
بقول سمعت فلا نا بقول سمعت فلا نا بقول
سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا یون مری
ہو۔ اخبرونا واللہ فلاں قال اخبرونا واللہ فلاں
قال اخبرونا واللہ فلاں قال اخبرونا واللہ رسول

(۲) صلی اللہ علیہ وسلم و قس علیہ البواقی

۳۶ محفوظ - وہ حدیث ہے جسکو راوی ثقہ کے خلاف دوسرے
راوی ثقہ نے روایت کی ہو۔

۳۷ شاذ ایضاً

۳۸ غریب - وہ حدیث ہے جسکو شخص واحد نے روایت کی ہو۔

۳۹ عزیز (۳) وہ حدیث ہے جسکو دور راوی و شخصوں نے روایت کرین

۴۰ جہتم (۴) وہ حدیث ہے جسکی سند میں (اخبرونیہ یا حدیثی رجل
کے واقع ہو۔

(۱) حنیفہ میں جو مسلسل میں مروج ہیں (۱) صنف سمعت النبی و انجری (۲) قرأت علیہ (۳) قمری
علیہ السلام (۴) انبائی (۵) تاوینی (۶) شافعی (۷) کتب الی (۸) لفظ عن یا اور کوئی

جس سے سماع یا عدم سماع اور اجازت کا احتمال ہو نکتہ الفکر
(۲) فی الواقع یہ دونوں حدیثیں آپس میں اتحاد ذاتی اور تغایر اعتباری رکھتے ہیں یعنی جس روایت کے
دور راوی، ثقہ مانے جاتے ہوں ان میں جہتم کی طرح بہانہ جمع سے دیجانی یا کو کو محفوظ کہیں یا جہتم کو شاذ
(۳) اسکے بہرہ منی میں کہ ہر قرن میں ایک حدیث کو کم از کم دور راوی کم از کم دو شخصوں نے روایت کر چکی
(۴) حدیث جہتم منقول نہیں مگر بشرط صحابہ و رضوہ (حدیثی ثقہ یا حدیثی عدل) کے خلا
فی روایت بخاریہ کی کہ قبل کیجائے کہ نہ کہن ہے کہ اسکی نقابیت و سکی اعتقاد ہی ہو نہ نفس ہی

[illegible]

- ۵۰ حدیث المتفق والمترق (۱)۔ وہ حدیث ہے جسکے اسماء اور آباء رواقہ یا دونوں کی کئی کئی ایک ہی ہوں اور اشخاص مختلف
- ۵۱ المتوفک والمختلف۔ وہ حدیث ہے جسکے اسماء روات خطاً متفق ہوں یا نقطاً مختلف (۲)
- ۵۲ متشابه۔ وہ حدیث ہے جسکے اسماء روات خطاً اور نقطاً متفق ہوں اور اسماء آپ روات نقطاً مختلف (۳) یا بالعکس
- ۵۳ روایت الاکابر۔ عن الاصاغر وہ حدیث ہے جسکی راوی کبیرے راوی صغیر سے روایت کی ہو۔
- ۵۴ روایت الاصاغر۔ عن الاکابر وہ حدیث ہے جسکی راوی صغیر نے راوی کبیر سے روایت کی ہو۔

(۱) حدیث مہمل اور حدیث المتفق والمترق میں یہ فرق ہو کہ مہمل میں شیخون کے باہمی ناموں کا امتیاز متنازعہ اور المتفق والمترق میں دو راویوں کے باہمی اسماء کا اتحاد ثابت ہوتا ہے اور باہمی اتحاد اس طرح ہوگا کہ ان دونوں راویوں کا نام ایک ہے یا دونوں کے نام اور ان دونوں کے باپ کے نام ایک ہوں یا (دونوں کے نام اور ان دونوں کے باپ کے نام اور ان دونوں کے دادا کے نام ایک ہوں) یا (دونوں کے نام اور ان دونوں کے باپ کے نام اور ان دونوں کے دادا کے نام اور ان دونوں کے دادا کے نام ایک ہوں) حدیث مہمل میں حقیقتاً اختلافات تھے وہ یہاں ہی ملحوظ ہیں

(۲) اسماء رواقہ سے عموم مراد ہے یعنی راوی باپ ہو یا دادا۔ انقباض ہو یا کنیت

(۳) نقلی اختلاف جو جیسے (یحییٰ) سیاحی تھانیہ حامی مہمل اور (یحییٰ) بن یحیم معین یا شکلی اختلاف ہے

(شیرک بن نعان) شبن معیہ حامی مہمل اور (سہیل) بن نعان بسین مہمل و جیم معیہ اسناد بخاری

(۴) صغیر کے یہ معنی ہیں کہ وہ راوی (سن) یا (نعا) یا (نقدہ) یا (یاقت علی) یا قوت حافظہ

میں کم مانا جاتا ہو۔ مثلاً روایت باپ کی بیٹی سے صحابہ کے تابعی اور اس کی شاگرد سے اور تابعی کی تابع سے

قبل سے سمجھی جاتی ہے۔ روایت اصاغر کی اکابر سے جو علی العموم محدثین کے پاس شائع ہے۔

حدیث میں طعن ابو جہرہ ذیل ہو سکتا ہے

- (۲) نمبر (۱۲۰۳ و ۱۲۰۴) کی رو سے ناوی کی عدالت پر طعن ہو سکتا ہے
جیسے نمبر (۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰) کے رو سے راوی کا ضبط مطعون ہوتا ہے

فصل ۴۴ مرتب صحیح

جبکو شرف تقدم اضافی حاصل ہے

وہ حسب ذیل (۱) تقسیم ہرین

قسم ۱	جبکو حضرت بخاری اور مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا ہے
۲	جبکی تخریج صرف حضرت بخاری نے ہی سے ہوئی ہو
۳	جبکی تخریج حضرت مسلم نے ہی سے ہوئی ہو
۴	جبکی تخریج شیخین کے شروط پر ہوئی ہو
۵	جبکی تخریج صرف شرط بخاری نے ہی پر ہوئی ہو
۶	جبکی تخریج صرف مسلم نے ہی کی شرط ہوئی ہو
۷	جبکی تخریج شروط شیخین پر نہ ہوئی ہو

علماء محدثین کے پاس یہ امر طے شدہ ہے کہ کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب ایسی نہیں جو پایہ صحت کو پہونچے مگر کتاب صحیح بخاری اور مسلم۔ اور ان کے صحت کا منشاء یہ ہی سمجھا جاتا ہے کہ اوہوں نے اوہ راویوں کے لئے شروط ایسے کچھ قائم کئے جسے ناگزیر اوہوں کا وثوق ماننے کے لائق ہے اور جب یہ ان ہی شروط پر کسی اور احادیث کی تخریج ہوئے تو وہ ہی احادیث صحیح کہلاتی ہیں۔ پھر سچ سچ کہتے ہیں اور شروط شیخین میں اختلاف ہے اور وہ اختلاف یہ سمجھی جاتی ہے کہ اوہوں نے اپنی ذاتی تصنیفات میں کہیں حصر انکی اور نہ کسی غیر کتابوں میں مسلم بند کیا اب جبکہ شروط متحقق ہوئے ہیں وہ صرف انکی کتاب میں اور تصنیفات کے دیکھنے اور تتبع کرنے سے یقینی حصر کا کافی اطمینان نہیں دلاتے اس لئے جبکہ راسخ ہوئے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) نمبر ۱ کو متفق علیہ ہی کہتے ہیں۔ اور احادیث متفق علیہ (۲۳۳۶) میں شامل ہو چکا۔

(بخاری رحمہ کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہ تین شرطیں ہیں)

۱	شرط	حدیث متصل الاسناد ہو۔
۲	"	طویل ملازمت ہو۔ ^(۱)
۳	"	راوی طبقہ اولی کا مشہور ثقہ ہو۔ ^(۲)
۴	"	راوی سے مروی عنہ کی ملاقات ہو۔
(مسلم رحمہ کے پاس حدیث کے صحیح ہونیکے لئے یہ تین شرطیں ہیں)		
۱	شرط	حدیث متصل الاسناد ہو۔
۲	"	از ابتدا تا انتہا روایت ثقہ ہوں
۳	"	روایت ہم عصر ہوں۔
۴	"	روایت مشہور ہوں
۵	"	شد و ذو علت سے سالم ہو۔

یا شرط شیخین سے مخصوص رجال مراد ہیں۔

(۱) طویل ملازمت کے یہ معنی ہیں کہ راوی اپنے شیخ کی خدمت میں سالہائے سال سفر فرما کر رہے ہو جیسے عقیل بن خالد اور یونس بن حریذ اور سفیان عینی اور سعید بن ابی حمزہ۔
(۲) مشہور ثقہ سے یہ مراد ہے کہ راوی مسلم صادق مدلس ہو نہ تخطی ہو اور صفات عدالت سے متصف ہو اور ضابطہ اور تحفہ سلیم الذہن فیل العہم سلیم الاعتقاد ہو۔ گو یہ شرط مسلم رحمہ اللہ علیہ کے پاس ہی ملحوظین مگر فرق اس قدر ہے کہ وہ مسلم رحمہ طبقہ اولی کے راوی اور طبقہ ثانیہ کے راوی جیسے اوزاعی اور لیث بن سعد بن ابی ذئب اور طبقہ ثالثہ کے راوی جیسے جعفر بن عرفان اور سفیان بن حسین اور اسحاق بن یحییٰ کلبی۔ اور طبقہ رابعہ کے راوی جیسے زعم بن صالح اور معاویہ بن یحییٰ صدیقی۔ اور طبقہ خامسہ کے راوی جیسے عبد القدوس بن حبیب حکیم بن عبد اللہ اور محمد بن سعید رطلوب غیو وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور بخاری رحمہ اولی کے مشہور صحابہ اور ہی تعلیقات میں طبقہ ثانیہ کے راویوں جو متصف بقائد کدہ ہیں۔

فصل (۵) کتب حدیث و جہ کے بیان میں

وہ حسب ذیل (۶) میں

(۱) کتاب جامع صحیح بخاری

(بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخ حوالہ)

بخاری کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزیزہ
 گیارہویں طبقہ سے شمار کئے جاتے ہیں۔
 یہ صاحب بخاری کے بچے والے شافعی مذہب کے پابند ۱۷ شوال ۱۹۷ھ
 جمعیہ پیدا ہوئے۔ لڑکپن ہی میں آنکھیں کھولیں جس سے ان کے والد کو
 سخت رنج و ملال تھا صحت کی دعائیں کرتے اور فتنے سناتے۔ حسن دعا کا
 یہ اثر پڑا کہ (ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو کسی دن خواب
 میں دیکھا کہ آپ علیہ السلام (فرماتے ہیں کہ جناب اللہ تعالیٰ تیرے لڑکے کی آنکھیں تیری
 دعاؤں کی بدولت سرفراز فرمائے ہیں) وہ علی الصباغ اٹھ کر دیکھتے کیا بین کہ
 لڑکے کے دونوں آنکھیں نہایت نور بشارت کے آفتاب کے ساتھ چمک رہی ہیں
 بشارت کا نور ظاہری اور حسن نیت کی سچی تعمیر تھی۔ مگر حقیقت میں خدائے
 بشارت باطنی کا بڑا حصہ عنایت فرمایا تھا جس سے محمدی شریعت کا ٹٹاٹا چرخ
 روشن ہو گیا۔ کم سنی سے حدیثوں کے یاد کرنے کا شوق اور علماؤں کے صحبت
 میں بیٹھنے کا ذوق یقین دلاتا تھا کہ (یہ لڑکا ہونہار ہے) سولہین سال اس کی
 کی ساری کتابیں اور دیکھ کے پورے نسخے اور لاکھوں حدیثیں یاد رکھے اور کرو
 طلبہ چشمہ فیض سے شاداب ہوئے۔ اپنی زندگی میں ۵۰۰۰ (۵۰۰۰) طلبہ کو نعمت عظمیٰ عطا
 سے سرفراز کیا۔ صحیح بخاری کی ہر حدیث (غسل اور شفعہ) کے ساتھ لکھے جاتی
 شیخ کے ادب کا کافی ثبوت ہے۔

شیخ کا حافظہ حسرت کے لائق تھا چنانچہ حامد بن اسمعیل مہاجر نے حضرت بخاری رحم سے یہ بات کہی کہ (آپ اپنی عزیز اوقات کا بڑا حصہ بیکار سمیع ہمارے میں کیوں ضائع کرتے ہو۔ دوات رکھتے ہو نہ قلم۔ کچھ یاد کرتے ہو نہ مکرار۔ لکھتے ہو نہ دیکھتے ہو۔ پہرا حادبت کا سنانہ سنا فائدہ ہی کیا دیگا) جب آپ کے ہم درس دوات و قلم کے رکھنے پر سخت مجبور کیا بخاری رحم نے کسی دن کے بعد جواب دیا کہ میں اپنی عزیز اوقات کے ضائع کرنے کے غرض سے نہیں آتا بلکہ تحصیل علوم منظور ہے۔ آپ کو اگر میرے حافظہ کا موازنہ کرنا منظور ہے تو بوسم اعد اپنے صحیح لکھے ہوئے کتابوں کے ساتھ مقابلہ کر لیجئے۔ جس سے میری تصنیع اوقات کا کافی ثبوت مل جائیگا۔

پھر تو یہ آن پڑی کہ حامد بن اسمعیل نے اپنے (۱۵۰۰) ہزار صحیح لکھے ہوئے حدیثوں کو شیخ کے یاد سے درست کئے۔

شیخ کو دوا کہہ غیر صحیح اور ایک لاکھ صحیح کافی اطمینان کے لائق حدیثیں یاد ہیں صحیح بخاری میں (۷۷۵) جس میں (۶۷۰۰) بلا تکرار۔ اور (۳۷۵) مکرر ہوئی شیخ کی خبر تنگ میں جو سفر قند سے دو کوس پر واقع ہے شب شنبہ عید الفطر کی رات عشاء کے وقت فات ہوئی اور غرہ شوال ۲۵۷ کو نماز ظہر کے بعد شیخ کی تجہیز و تکفین کی گئی۔

مخصوص جہ شیخ کی خزانہ میں رونق افروزی کی یہ تھی کہ امیر بخارانے شیخ کو اپنے لڑکوں کی تعلیم کی غرض سے مجبور کیا۔ شیخ محتاط آدمی تھے۔ علم حدیث امیر کے گھر جا پڑانے کو نامناسب سمجھا۔ اور جواباً یہ تحریر کی کہ میں علم حدیث کو ذلیل نہیں کر سکتا اگر سچے اپنے لڑکوں کی تعلیم منظور ہے تو یہاں حدیث کے متعدد حلقہ ہوتے ہیں شریک کرو ان کو نامناسب نہ سمجھے امیر نے یہ جواباً یہ تحریر کی کہ میرے لڑکوں کا منصبی اقتضا یہ نہیں ہے کہ معمولی لڑکوں کے ساتھ بیٹھیں اور درس و تدریس میں اپنے عزیز اوقات کو صرف کریں۔

ہاں اگر یہ ہو سکے کہ تعلیم کے وقت کوئی معمولی طالب العلم نہ رہے اور خصوصاً
امیر زادے ہی متغیض ہوں اور نقیب چوہدر شاگرد پیشہ دروازے پر درست تہ
کھڑے رہیں اور جیکو آنے نہ دیں۔ تو البتہ میں اپنے سچے دل سے لڑ کوں کے
بہننے میں دریع نہ کروں گا۔ شیخ کو یہ نہ گوارا گذرا پھر ایک ایسا سو کہا سا کہا جوا
سنایا کہ یہ علم ہی کسی معمولی آدمی کی میراث نہیں بلکہ پیغمبری میراث ہے
جس کے سارے ارث مستحق ہے۔ مجھے تعلیم نہیں ہو سکتی قصور معاف کسی کو دیکھئے
امیر کو اس عدول حکم کی سخت رنج رہا۔ اپنی جگہ رویا۔ پیشا۔ دل میں گرہ بندگی
موقع تاکا کیا آخر کچھ نہ چلا سو جہی تو یہ ہو جہی کہ شیخ کے نصائیف مذہب
واحتماد میں طعن و تخطی کرنی چاہئے۔ علماء ظاہر کو جمع کر کے طعن و تخطی شروع کی
شیخ کی بد چلنی کی نسبت محض تیار کر لئے جس سے شیخ کو ناگزیر بخاراجا نا پڑا۔
مگر شیخ کی پر زور بد دعا کا یہ نہ ٹپڑا کہ تھوڑے ہی زمانہ میں امیر بخارا کی معزولی کا
حکم صادر ہوا اس بد وضعی کے ساتھ کہ امیر بخارا کو گدھے پر سوار کر کے سارے
شہر کے گلی کوچہ گہا کر خدمت سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور حقدار علماء و ظواہر
نے ہمارے شیخ کی نسبت بدینتی کا کامل حصہ بذول فرمایا تھا اور سید
خوار و ذلت کا پورا حصہ پایا۔ یہ شیخ کی خراب معمولی نہ سمجھ جائے یہ وہ
فات مقدس ہے جس کے انتظار میں خباب سرور کائنات مع اصحاب کبار منتظر
سر راہ تشریف فرما تھے۔

قصہ یہ ہے کہ کسی بزرگ نیدار عبد الوہاب کا بیان کہ میں خباب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
خواب میں دیکھا کہ آپ مع صحابہ کرام سر راہ کسی کے منتظر سے تشریف فرما ہیں۔ میں
ادب قرآن اسلام بجالا کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں آپ صحابہ کرام منتظر
میں حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک سچے دوست کے انتظار میں کہ امون اور وہ
محمد بن اسماعیل بخاری ہے، عرض شیخ بخاری سے پہلے پہل پیشا پور تشریف لیگے پھر مان سے
خزرتک پہر دار البقا کو سدائے۔ انا لله وانا الیہ راجعون

۲ کتاب جامع صحیح مسلم شریف

مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر تاریخی احوال

مسلم کے مصنف ابوالحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورمین کو شادان القشیری بن یثرب اور رشتے کے ذریعہ شافعی کے پابند شمس بن پیداموس کے نکاح کے والدین تھے یہ بھی محدثین مکہ کی پورا انصاف کہتے تھے ابوذرہ رازی اور ابو حاتم جیسے فن دانے لوگ انکی امامت کو ماننے تھے اور اپنا پیشوا اپنا نیکو فخر سمجھتے تھے۔ اوس زمانہ کے بڑے بڑے علماء محدثین نے انکی شاگردی کو اپنی عزت اخروی کا سبب سمجھا تھا اس شیخ کے فطری مادہ کا اقتضا ظاہری نفاست و باطنی نزاکت پر مبنی تھا انکی تجزی اور اختصاری کی شخص کا طریقہ اور حسن سابق متون اور اسناد کی سرسری تقریر اور انتشاری امور کا انضباط اس فن کے علماؤں کو مسح کر لیا تھا۔ ان کے پاس ہی مسموعی (۳۰۰۰۰۰) حدیثیں موجود تھیں جن میں سے اس صحیح مسلم کو نہایت ہی توجہ اور احتیاط کے ساتھ انتخاب فرمایا۔ صحیح حدیث کے پرکھنے میں پرکار تھے صحیح کو تقسیم سے اس خوبی کیساتھ ہتھ اند کر دیکھانے کا چہرہ چہرہ معصوم سے تو کیا بلکہ بعض مومنین حضرت بخاری سے بھی نہوسکتا۔ اس صحیح کے قطع نظر و رہی ایسے تصنیفات میں جسکی نسبت عقل سلیم سچی شہادت کیساتھ عدد کی یقین دہانی ہے۔ حضرت مسلم کی طبعی بات تھی کہ حدیث کے تذکرہ کا مجلس میں سے پہلے کامیابی کے پورے نمبر حاصل کرتے مگر اتفاقاً ایک ایسی حدیث پوچھی گئی جس میں انکو تردد رہا (۳۰۰۰۰۰) حدیث کے توشہ کو الٹ پھیر کرنے لگے تلاش حدیث کا استغراقی عالم حضرت کے ذاتی نفع و نقصان پہ لایا تلاش حدیث کیساتھ ہی گویا ان کے حق میں علایہ موت تھا قصہ یہ ہوا کہ شیخ کے پاس سبیل بہر سے کچھ روپیے دہری رکھی تھی آپ تلاش حدیث میں بطریق نقل تناول فرماتے اور پرانے دفتر کے اوراق اوٹھتے آخر کار یہ ہوا کہ وہ حدیث

اوس پرانے دفتر سے نکل آئی اور ادھر

بہری زمیں تمام ہوئی بیٹ پہل گیا اور شب کیشہ کو وفات ہوئی ۲۵ ربیع الثانی ۲۶۱ ہجری
بروز شنبہ شمسین کی گئی (۱) ما لہ وانا الیہ راجعون

۳ کتاب سنن ابی داؤد

ابوداؤد کے مختصر تاریخی احوال

سنن ابی داؤد کے مصنف ابوداؤد سلیمان بن شعث بن اسحاق بشیر بن شداؤ بن عمرو بن عمران ازدی میں سمیتان جو سند و ہرات کے بامین قذاریہ کے متصل واقع ہے مصنف کا اصلی وطن تھا۔ یہہ بھی مذہب شافعی کے پابند تھے۔ سنہ ۲۴۵ میں پیدا ہوئے۔ شیخ کے علمی شوق نے (مصر - شام - حجاز - عراق - خراسان - اور جو نامی گرامی جزائر جبین حدیث کے چرچے۔ اور اسلامی ترقی کے دلوں نے اپنی شہرت کے آوازہ فلک نیم پر گونجائے تھے سیر کرانے پر مجبور کیا شیخ کی فطرتی چال چلن کمال کی راغب تھی جہاں آوازہ حسن و کمال سن پایا فوراً اپنے ارادہ کی باگ موڑی مصیبتیں جہیلی پہر اس کمال کے تحصیل میں کوئی بات نہ چھوڑی۔

شیخ کی سیاحتی نے ان کے سچے ارادہ کا نیک نتیجہ پہنچایا کہ فن حدیث میں (.....) لاک حدیث کا حافظہ اور ہمعصرون کا حشر تک یہ بینظیر حلیت پزیر بنایا۔ زید تقوا اصلاح چھوٹے چھوٹے باتوں میں بے ساختہ عادت ثانیہ کا کام دیتے تھے۔ دینی جہات میں احتیاطی مسائل کی نظر اپنے آپ ہی کو دکھایا تھا۔ بڑے بڑے علماء محدثین نے اپنی خالص نیت اور سچے دل سے شاکردی اختیار کی تھی اس زمانہ کے ہمعصر شیخ کی علمی لیاقت کو خوب مانتے تھے۔ چنانچہ موسیٰ بن ہارون شیخ کے زمانہ کے ایک مقدس و نیدار آدمی کا بیان ہے کہ (ابوداؤد کو خدا نے دنیا میں حدیث ہی کے لئے اور آخرت میں جنت ہی کیلئے پیدا کیا ہے) ابوبکر بن داؤد کا بیٹا (اور (لولوی) اور (ابن اعرابی) اور (ابن واسع) یہہ چار شخص نہایت ہی نامی گرامی فخر محدثین شیخ کے شاگردوں میں گذرے۔ شیخ نے بخلاف ان احادیث کے (۵۸۰) احادیث کو اس التزام کے ساتھ کہ اس سنن میں صرف صحیح حدیثیں یا حدیث حسنہ ہی ہوں) منتخب کر کے اپنے ہناد

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے امام نے اپنی گہری نگاہ سے حرفاً حرفاً یا لاستیعاب ملاحظہ فرما کر نہایت پسند کیا اور تعریف کی ۔

ان مروی احادیث میں چار حدیثیں ایسے بیان کی گئی ہیں جو عقلمند کے دین میں عمل کرنے کو کافی سمجھی جاتی ہیں ۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ علوم دینی اور ضروری مسائل چھوڑ چھاڑ کر صرف انہیں چار پر عمل کرے بلکہ ضروری اصول اور فروعی جزئیات سے واقف ہو کر عمل کرے جس سے مجتہد اور مرشد کی ضرورت نہ ہو ۔

وہ حسب ذیل ہیں

- | | | |
|---|------|------------------------------------------------------------------------------------------|
| ۱ | حدیث | انما الاعمال بالنیات |
| ۲ | " | من جن اسلام المرء ترکہ الا لعینہ |
| ۳ | " | لا یومن احدکم حتی یحب خیه |
| | | ما یحب لنفسه |
| ۴ | " | الحلال بینہ والحرام بینہما |
| | | مشتبهات من اتق الشبهات |
| | | استبرأ لدینہ |
| | | غرض شیخ نے اپنے ابدی بقا کا بڑا وسیلہ اور سرمدی سعادت کا بڑا ذریعہ سطح زمین پر چھوڑا اور |
| | | دانشواں مسئلہ ظاہری وجود کا |
| | | لباس ناک مضر کے رنگا |
| | | لا اله الا الله محمد رسول الله |

۴ کتاب جامع ترمذی

ترمذی کے مختصر تاریخی احوال

جامع ترمذی کے مصنف ابو عیسیٰ محمد بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ بن بوغ جو ٹاسا قریہ جو ترمذ سے چہہ کوس پر واقع ہے اصل وطن تہانہ سب شافعی کے پابند تھے (۱) مین پیدا ہوئے۔ ترمذی رحمت اللہ علیہ کی عمر کا بڑا حصہ علوم دینی کے تحصیل میں گزارا کبھی بصرہ گئے۔ کبھی کوفہ۔ کبھی خراسان گئے کبھی حجاز۔ غرض متعدد شہروں میں دینی علوم کی تحصیل کئے۔

فن حدیث میں بیہود تصنیفوں کا ابدی بقا کے لئے یادگار چھوڑا۔ جامع ترمذی اور کتابوں کے نسبت بچد حیات ترجیح دینی کوئی نامناسب نہیں یہہ ظاہر ہے کہ ترتیب اور عدم تکرار اور مذاہب فقہ کے مختلف مسائل باوجود استدلال اور اقسام احادیث کے تحقیقی ضروری باتیں اور راویوں کے نام اور انقباض و کثرتیں جس خوبی کے ساتھ انہوں نے بیان کیا ہے کسی نے کم کیا ہوگا ترمذی رحمہ اللہ دنیا ہونا زہد و اتقا اور خوف خدا میں صبح و شام رونیکا کافی ثبوت ہو سکتا ہے۔ شیخ کا حافظہ لوح محفوظ کے نمونہ سے کچھ کم نہ تھا بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ کیا جائے تو بجا ہے۔ مگر جانے سے پہلے اپنے شیخ سے دو جز حدیثوں پر چہ لکھے تھے مگر اس قدر فصاحت نلی جو لکھی حدیثوں کی صحت ہی کر لیتے۔ جس اتفاق کے رستہ میں شیخ سے ملاقات ہوئی سو قعدہ پر عرض کئے کہ محمد دما میں نے دو جز حدیثوں کے پرچہ اس سے پہلے لکھے تو تھے مگر صحت کا کافی موقع نہ ملا غالباً میرا خیال غلط ہوگا کہ اس موقع میں صحت کرکون شیخ نے اتفاق کیا اور کہا کہ وہ لکھی حدیثوں کے پرچہ لے آؤ اور میری یاد سے مقابلہ کر لو نصیبوں کی خوبی وہ لکھی حدیثوں کے پرچہ پہلے ہی سے کم ہو چکے تھے۔ ترمذی رحمہ اللہ خالی پرچہ

یہ تہ میں لیکر یا ادب و ذرا نوتا گرا نہ شیخ کے سامنے آ بیٹھے شیخ حدیثین
پر ہنسنے لگے یہ بھال شوق دل لگائے پر چون پیرنگہ جائے سنے جاتے تھے
ناگاہ شیخ کی نظر ہاتھ کے خالی پر چون پر پڑی وہ نہایت جھنجھلا کر فرمائے کیا تو
مجھ سے دل لگی کیا چاہتا ہے ترمذی رحمت اللہ علیہ نے عرض کی کہ بخیر و ما جہ
پاس سے وہ لکھے پرچے حدیثوں کے جاتے رہے مگر مجھے اعمادیت کے لکھے
پر چون سے یاد وہ اطمینان کے لائق یاد میں شیخ نے کہا اچھا۔ پڑھ سناؤ۔
ترمذی رحمت اللہ علیہ نے لکھے پر چون کے پورے حدیثیں بے تکلف پڑھ سنائے شیخ کو
سخت تعجب ہوا اور کہا کہ مجھے کافی اطمینان نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی بار کے
سننے میں دو جز کے حدیثیں معہ سناؤ کے یاد ہو جائیں۔ بلکہ یہ حتمال ہو سکتا ہے
کہ پہلے ہی کے یاد کئے ہوں گے ترمذی رحمت اللہ علیہ نے عرض کی (جی نہیں) بلکہ اسی وقت
سنے میں اور بار کی ہیں۔ اگر جی چاہے پہر کوئی امتحان کیجئے۔

شیخ نے امتحان چالیس حدیثیں معہ سناؤ اس جلدی کے ساتھ بیان کئے کہ دون
آزمی کو بھی ایک بار کے سماعت کافی اطمینان کے لائق نہیں ہو سکتی مگر ترمذی رحمت
اللہ علیہ نے بالید ہی بلا تکلف اس کی کیا تہ صاف سنائے جیسے کوئی پرانا نصہ سنا تا ہے ترمذی
یہ پہلا امتحان تھا ایسے لیکروں امتحان میں کامیابی کے پورے نہایت تھے
ترمذی رحمت اللہ علیہ نے اپنے جامع کو پوری مرتب کر کے علماء محدثین حجاز کے
روبرو پیش کیا انہوں نے تعقیق کی نظر سے دیکھا اور پسند کیا پھر عراقی علماء
محدثین کے پاس لیکئے وہ بھی ہنرمایان ہوئے اور تعریف کی پھر علمائے خراسان
کو دکھلایا انہوں نے بھی پسند فرمایا اور تحمیں کی جب علمائے حسن ظاہر
اور باطنی پر اتفاق ہوا تو ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی جامع کو رواج

دید یا چنا سچہ آج تک مروی ہے۔ ترمذی
رحمۃ اللہ علیہ شب و شبہ ۷ رجب ۲۹۹ ھ بمقام ترمذ

انتقال فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عن جابر بن طلحہ عن ابراہیم بن محمد عن ابن نمیر عن ختام بن عازہ - ابو بکر بن ابی شیبہ - حقیق بن ابی جہدہ - اساتذہ

ہیں وہ دوسرے کتابوں میں کم ہوں گے ابو ذرؓ کی اسکی صحت پر سچی شہادت یقیناً
اطمینان کا پورا فائدہ دیتی ہے کہ یہ صحیح ہے۔ مگر انہیں کا بیان ہے کہ اس کتاب
میں (وہ حدیثیں جنکے سند میں خلل - یا متہم بالوضع ہیں) (۳۰) تک پہنچے
ہوں گے۔ غرض اس سن میں (۳۲) کتابیں اور (۱۵۰۰) باب اور (۴۰۰۰)
کل احادیث مذکور ہیں ابن ماجہ رحمت اللہ علیہ بروز دوشنبہ (۲۷) رمضان
۳۷ھ ہجری میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعض لوگوں کے
پاس ابن ماجہ کی جگہ موطا سمجھا جاتا ہے۔ ان چہ کتابوں کو تغلیباً صحاح
کہا کرتے ہیں۔

فصل ۱ علامات وضع حدیث و کذب کی بیان

وہ حسب ذیل ہیں

- ۱ مشہور تاریخ کے خلاف روایت کرنی
- ۲ راوی رافضی ہو یا ناجبی۔ صحابہ کرام یا اہل بیت
طعن میں حدیثیں روایت کرے۔

عہ لف و نشر مرتب۔ لیکن اس میں شامل کیا جائے کہ آیا یہ راوی منقرض ہے یا نہیں۔ بصورت
اولی حدیث اعتبار کے لائق نہیں۔ اور بصورت ثانیہ اگر دوسرے حضرات ہی اس حدیث کو
روایت کرتے ہوں تو معتدیہ سمجھی جائے اور اسکے حسن تاویل میں توجہ مبذول فرمائی جائے
عہ چنانچہ غیاث بن سیون نامی ایک محدث ہمدی خلیفہ عباسی کی مجلس میں حاضر ہوئے
اور خلیفہ کبوتروں کے اور نے میں مشغول تھا غیاث بن سیون نے بطور خٹکہ (السبق لا انی) عرض کیا
۲ و فصل اوہا فراو حجاج) حسین لفظ حجاج الکی گہر منتی تہی پڑو سنائے خلیفہ کو یہ گہر منتی
سخت ناگوار گزری جس سے یہ حکم دیا کہ سارے کبوتر بچ کرے جائیں تا یہ کبوتر الزام کڈے
علی بن ابی بکرؓ کے باعث نہوں عہ جیسے قضائے عمری کے نسبت حدیث بیان کرنے یا
(ما کلامہ البطلان حتی قد یحرق) وغیرہ کی حدیث عقل و شرع کے مخالف ہے۔

- علامات ۳ ایک ایسی حدیث روایت کرے کہ جس پر جمیع تکلفین کی معرفت اور عمل فرض مانا جائے بشرطیکہ وہ راوی منفرد نہ ہو۔
- ۴ مقتضائے وقت و حال راوی کے اذیت یا فی پر قرینہ منسکے
- ۵ مقتضائے عقل و شرع کے مخالف اور قوائی شرعیہ اور اسکی جھوٹ ہونے پر یقین دلاتے ہوں۔
- ۶ حدیث میں ایک ایسا قصہ بیان کیا جائے کہ وہ فی نفس الامر متحقق ہوتا تو سیکڑوں آدمی اسکے ناقل ہوتے مثلاً اگر یوں کہا جاوے کہ پندرہ تاریخ سنہ فلان جمعہ کے دن دو بچہ کی قوت جامع مسجد میں خطیب نمبر برادر الا گیا اور اسکی ساری کہا نکال دی گئی اور یہ قصہ ایک ہی شخص بیان کریں اور کسی دوسرے سے منقول نہ ہو تو بالضرور وضع قصہ پر یقین ہوگا
- ۷ لفظ اور معنی میں رکاکت ہوئی۔
- ۸ وعید شدید میں گناہ صغیرہ پر افراط کرنا یا وعدہ عظیم میں عمل قلیل پر افراط کرنا۔
- ۹ عمل قلیل پر حج و عمرہ کا ثواب بیان کرتا
- ۱۰ اچھے کام کرنا اور انکو انبیاء کے ثواب کا وعدہ بیان کرنا یا یوں کہنا کہ ستر انبیاء کا ثواب اسکو نصیب ہوگا۔
- ۱۱ خود ہی وضع حدیث کا اقرار کرنے (رسالہ عجایب النعمہ)
- ۱۲ ان جملوں کے ساتھ ہی ہیں کہ مرکب گناہ صغیرہ کو بڑی بڑی عداوت کے خوف لائے میں بہانہ کرنا یا تو ان کے قلیل حاصل پر بڑے بڑے وعدے کے ساتھ بہانہ کرنا جیسے یوں کہنا کہ اگر کوئی شخص نہ نفل رکعتیں نماز پڑھے تو اسکو ستر ہزار سال کی عمر ملے گی اور اگر وہ ستر ہزار رکعت اور ستر ہزار حج و عمرہ میں ستر ہزار نفل رکعتیں نماز پڑھے تو اسکو ستر ہزار سال کی عمر ملے گی۔ نیز ہر قسم کی احادیث خواہ ثواب ہو خواہ عذاب ہو صحیح یا کذب

فصل معرفت اسما و شتبه کے بیان میں

وہ حرب ذیل ہے

سلام۔ جہان کہیں کتبہ حدیث میں واقع ہو اسکو بہ تشدید لام

پڑھنا چاہئے مگر پانچ اسم (۱) عبداللہ بن سلام (۲) محمد بن سلام بکندی شیخ بخاری (۳) سلام بن محمد بن ہاض المقدسی (۴) محمد بن عبدالوہاب بن سلام مغربی (۵) سلام بن حقیق۔

جہان کہیں امارت میں واقع ہو بضم عین پڑھنا چاہئے مگر لفظ پیدای بن عمارہ جو صحابی میں کسرہ عین سے پڑا جاتا ہے بفتح کاف قبیلہ عالم میں۔ اور بضم کاف بصیغہ تصغیر۔ قبیلہ عبدالشمس میں حاصل یہ کہ جس کسی کے نسب میں یہ نام آوے دیکھا جائے کہ یہ خزاہی سے ہیں یا عیشمی سے بصورت اولی فتح سے پڑا جائے بصورت ثانی مضمر۔

جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بکسر عین و سکون جملتین پڑا جائے مگر غسل بن رکوان الاجارہ البصری کو بفتح عین پڑا جائے۔

جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین مع تشدید نون پڑا جائے مگر غنام بن علی العامری الکوفی کو بفتح عین بحد تشدید مثلثہ پڑا جائے۔

عمارہ

کزیرہ

عسل

غنام

جگا صرح ستین کہیں کرہین ہے اسے اور انکی ہی صحاح میں کوئی روایت نہیں۔
 عہ یہ یہودی تھے جنکی عباد اور عداوت اور شرکات اور فساد کا ذکر حدیث میں متعدد مقاموں پر مذکور ہے مگر یہ شخص محض حدیث میں مذکور نہیں ہے۔

قہر جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے مگر قہر

جو نام سرورق بن اجدع کی ہو سے میں وہ وزن پر طویل کے پڑنا چاہئے

جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو اسکو بحکم معجم پڑھنا چاہئے۔

مگر پدیدہ سوسی بن مارون خمال بجائے مہملہ پڑنا چاہئے۔

عیشی اگر بصریون کے اسناد میں واقع ہو تو عشی منسوب الی العیش پڑھنا

چاہئے اور اگر کو فیون کے اسناد میں واقع ہو تو عبسی بجائے

موحده وسین مہملہ پڑھنا چاہئے اور اگر ثنایون کے اسناد میں

واقع ہو تو عبسی بجائے بائے موحده نون سے پڑنا چاہئے۔

یسار جہان کہیں حدیث میں واقع ہو سین مہملہ پر یا ئے تختانیہ کو

مقدم کیا جائے مگر استاذ بخاری یعنی محمد بن بشار میں شین

معجم پر بائے موحده کو مقدم کیا جائے۔

بشیر جہان کہیں موٹا اور صحیحین میں واقع ہو جائے کبیرا موحده

وسکون شین معجم پڑھنا چاہئے مگر چار شخص کہ بضم بائے موحده

وسین مہملہ پڑھے جاتے ہیں (۱) عبد اللہ بن بسر صحابی (۲)

بسر بن سعید (۳) بسر بن عبد اللہ حضرمی - (۴) بسر بن نجیح

بشیر جہان کہیں موٹا اور صحیحین میں واقع ہو جائے طویل کے

وزن پر پڑھنا چاہئے۔ مگر چار شخص بصیغہ تصغیر (۱) بشیر بن

کعب عدوی (۲) بشیر بن بشار ہمدانی (۳) بشیر بن

عمر بقیع یا ئے تختانی واقع سین مہملہ (۴) قطن بن نسیر تقدیم

نون مضمومہ وسین مہملہ مفتوحہ پڑنا چاہئے۔

لعمہ عیسیٰ بخاطا اور سلم جاطا اگر ان دونوں لفظ کو کلمات منسوب بکندم فردوسی پڑھنا چاہیں
تو یہی جائز ہے اور اگر کلمات منسوب بکندم عیسیٰ پڑھنا چاہیں تو یہی جائز ہے اور اگر کلمات منسوب
بجاء فردوسی پڑھنا چاہئے تو یہی جائز ہے وچاہے کسی یہ کہ یہ دونوں حضرات یہ سب جتنہ کرتے تھے۔

یزید

جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و سکو بر وزن مضارع معروف
غائب پڑھنا چاہئے۔ مگر تین شخص (۱) برید بن عبد اللہ بن
ابی یزید بضم یاء موحده و رائے مہملہ مفتوحہ بضم یاء (۲) محمد بن
عزیز بن برید کسر موحده و رائے مہملہ و نوون ساکنہ بعضوں نے
دو نوون کو فتح سے پڑھا ہے (۳) علی بن ہاشم بن برید
بفتح یاء موحده و کسر یاء و یاء تہانیہ ان تین اسموں کو
مضارع کے وزن پر نہیں پڑھ سکتے

براء

جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و سکو یاء موحده مفتوحہ
پڑھنا چاہئے۔ مگر دو شخص (۱) ابوالعالیہ ابوالبراء (۲) ابوالعشر
البراءان دو لفظوں کو بہ تشدید رائے مفتوحہ پڑھا چاہئے۔
جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و سکو یاء مہملہ و رائے
مکسورہ و مثلث مفتوحہ پڑھنا چاہئے مگر چار ناموں میں جیم
مجہمہ اور رائے مہملہ اور یاء تہانیہ ہوگا۔

صور حارثہ

(۱) جاریہ بن قدام (۲) یزید بن جاریہ (۳) عمر بن ضیا
بن اسید بن جاریہ (۴) اسود بن علاء بن جاریہ
جہان کہین حدیث میں واقع ہوا و سکو یاء موحده
و تشدید یاء تہانیہ پڑھا جائیگا مگر ایک نام میں مہملہ موحده
مفتوحہ و رائے موحده مکسورہ اور یاء تہانیہ مخفیفہ کے
ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

ابی

عہ وہ نام (آبی اللحم) ہے۔ آبی اللحم کے وجہ تسمیہ میں دو قول ہیں بعض
نے یہ کہا ہے کہ بہنوں نے گوشت کھانے کے انکار کیا تھا۔ اور بعض نے یہ کہا
کہ تمہوں کے نام پر جو جانور ذبح کئے جاتے تھے (اون کو کھانے سے
انکار کیا تھا۔

جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو۔ مجسم مجرور تکرار رائے ہملہ پڑنا
چاہئے مگر دو ناموں میں کہ حائے ہملہ اول میں اور زائے
مجسم اخیر میں سوگا وہ دو نام یہ ہیں (۱) حریر بن عثمان
رجلی (۲) ابو حریزہ عبداللہ بن حسین۔

جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو کسر خائے مجسم پڑنا چاہئے
مگر ایک نام میں بجائے ہملہ پڑنا چاہئے۔ وہ نام پدر بنی
بن حراش ہے۔

جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر بصا د ہملہ پڑنا
مگر ایک نام کو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے۔ وہ نام یہ ہے
ابو حصین عثمان بن عاصم اور ایک نام بصیغہ تصغیر صناد مجسم
بھی آیا ہے وہ نام یہ ہے۔ حصین بن منذر الوسانیان ہے
جہاں کہیں کتب ثلاثہ مذکورہ میں واقع ہو۔ بجائے ہملہ
اور زائے مجسم پڑنا چاہئے۔ مگر ایک نام میں خا مجسم
پڑنا جاتا ہے وہ نام یہ ہے۔ ابو معاویہ فخر بن خازم

جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح حائے ہملہ اور بتشدید
باص موحده پڑنا چاہئے مگر تین ناموں میں حائے ہملہ
مکسورہ اور باقی علی حالہ۔ پڑتے ہیں۔ وہ تین نام یہ ہیں (۱)

جہاں کہیں حدیث میں واقع ہو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے
مگر تین ناموں بضم فاعل بصیغہ تصغیر سوگا وہ تین نام یہ ہیں (۱)

لحمہ بکسر کے لڑی ہیں۔ صہ بکسر کے لڑی ہیں (حریر کوئی) شاکر و شمس بن بکری
ان ناموں میں بفتح حا اور بتشدید با پڑنا کرتے ہیں وہ نام یہ ہیں۔ جہاں بن منذر بن محمد بن
یحییٰ بن عثمان اور خود ابو جہان بن داود بن جہان (۱) اور ابن بلال ۱۲

(۱) حبیب بن عدی (۲) حبیب بن عبد الرحمن (۳) ابویہ
جہان کہیں حدیث میں واقع ہو طویل کے وزن پر پڑنا چاہئے
مگر ان دونوں میں بصدغہ تصغیر پڑا جاتا ہے (۱) پدید زریق

بن حکیم (۲) حکیم بن عبد اللہ
جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بے رائے مفقود پڑنا چاہئے
مگر ایک نام میں بکسر رائے مہملہ پڑا جائے۔ ابوقیس بن ابی
جہان کہیں صحیحین میں واقع ہو۔ بضم رائے مجھے وفتح بے
موجودہ بصدغہ تصغیر پڑنا چاہئے اور موطا میں
جہان کہیں واقع ہو بصدغہ تصغیر (تصغیر بد)
پڑا جائے۔

سلیم
موطا اور صحیحین میں جہان کہیں حدیث ہو بصدغہ تصغیر پڑنا چاہئے
مگر سلیم بن جہان بروزن طویل پڑا جاتا ہے۔
سلم جہان کہیں حدیث میں واقع ہو۔ بفتح سین مہملہ و سکون
لام پڑنا چاہئے۔

حکرم
جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بکسائے مہملہ ذرائے مجھے
(قبیلہ قریش میں) اور رائے مہملہ (قبیلہ انصار میں) پڑا
جاتا ہے۔ اور صوۃ۔

سلیمان
بالیاء التثانیہ۔ جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بغیر
علی بنیہ و علیہ سلام مرومیں۔ مگر حید اسم (۱) سلمان
فارسی (۲) سلمان بن عامر قضیبی (۳) سلمان الاعز
(۴) عبد الرحمن بن سلمان (۵) ابو حازم سلمان

عہ ابو حازم جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے راوی ہیں ان کا نام ہی سلمان تھا۔ اور ابو حازم مولا ابو طلحہ
ان کا نام ہی سلمان ہے وہ دونوں حضرات کے نام کتب ثلاثہ میں مذکور ہیں مگر کتب سنیہ میں ان کے

(۶) ابو رجاہ سلمان - فافہم
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو حروف تہجہ کو مفتوح پڑھنا
 مگر دو جائے بکسر لام (۱) عمرو بن سلمہ جری (۲) بنو سلمہ
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے
 مگر چار جائے (۱) عبیدہ بن سفیان (۲) عامر بن
 عبیدہ باہلی (۳) عبیدہ بن حمید (۴) عبیدہ سلمانی
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بضم عین و تخفیف بائے
 موحده پڑھنا چاہئے مگر محمد بن عبادۃ الواسطی - کو عین
 مفتوحہ کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و سکون بائے
 موحده پڑھنا چاہئے مگر دو شخص (۱) عامر بن عبدہ (۲)
 نخلۃ بن عبدہ ان دونوں کو بضم عین پڑھنا چاہئے۔
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و تشدید بائے موحده
 پڑھنا چاہئے۔ مگر قیس بن عبادہ - کو بضم عین و تخفیف بائے موحده
 پڑھتے ہیں۔
 جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح عین و کثر فاف مگر قیس
 شخصوں کو بصیغہ تصغیر پڑھتے ہیں (۱) عقیل بن خالد
 (۲) یحییٰ بن عقیل (۳) بنو عقیل۔

عہ یہ صاحب مسجد بصرہ کے امام تھے عہدہ نصاریٰ کا قیدہ کہلاتا ہے سے بخاری
 رحمۃ اللہ علیہ کے اوستاد ہیں لہٰذا یہ نام صحیح مسلم کے خطیب میں واقع ہے اور ان دونوں
 عہدہ کو سکون باہمی پڑھ سکتے ہیں۔
 عہ یہ ابن شہاب زہری کے شاگرد ہیں۔
 عہ یہ عرب میں مشہور و معروف قیدہ ہے۔

واقف جہان کہیں کتب ثلاثہ میں واقع ہو۔ قاف سے پڑھنا چاہئے
نقطہ نظر جہان کہیں حدیث میں واقع ہو وہ اگر محکمہ باللام ہے تو اسکو
بضاد جمعہ پڑھنا چاہئے اور اگر معری عن اللام ہے تو اسکو
بضاد مطلقہ پڑھنا چاہئے۔

عقیدہ جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بصیغہ تصغیر پڑھنا چاہئے۔
آئینی جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بفتح حمزہ و سکون یاے تختانیہ
و تخفیف لام پڑھنا چاہئے۔

بنزار جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بدوزامی منقوطہ پڑھنا چاہئے
مگر دو شخصوں کے نام میں پہلا زائے مجرور و سہراے ہملہ ہے (۱)
خلف بن ہشام بنزار (۲) حسن بن صباح بنزار

البصری جہان کہیں حدیث میں واقع ہو بیای موحده منسوب شہر
بصرہ مراد ہوتا ہے مگر تین شخصوں کے ناموں میں ہونا چاہئے
(۱) مالک بن اوس نصری (۲) عبدالواحد بن عبدالعزیز نصری
(۳) سالم بن فلان مولیٰ النصرئین

ثوری جہان کہیں حدیث میں واقع ہو ثبائی مثلثہ منقوطہ پڑھنا چاہئے
مگر ابو یعلیٰ محمد بن صلب ثوری۔ ثبائی شناعہ ثوبانیہ و تشدید
واو پڑھنا چاہئے۔

عہ جیسے زانی نصری (انصر بن حارث) یہ اصطلاحی فرق ہے جس کا تیار آئین اس طرح ہو سکتا ہے
جیسے۔ عمر۔ اور عمرو۔ واو سے واء دونوں کا وہ عہد حدیث میں ایک شہر ثور کے طرف منسوب ہے
اور اسکا اعراب اس غرض سے بتلایا گیا کہ (زبانی) منسوب بہ ابلہ بضم حمزہ و باے نو جہدہ مضمو و تہید
سے متاثر ہو جائے۔ لیکن یہ زبانی صحیحین میں کہیں مذکور نہیں ہے۔
سے نصرانی عربین ایک شہر قبیلہ بنی حنظل میں حضرت سیدہ کی نسبت کی جاتی ہے۔
نفسہ ماضی میں ایک لفظ کا نام ہے جسکی طرف نسبت کی جاتی ہے۔

الجری جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم جیم یعنی بصیغہ تصغیر پڑنا چاہئے
مگر بھی بن ایوب جریری کو بفتح جیم معجمہ اور بھی بن بشیر جریری کو
بفتح مار حملہ پڑنا چاہئے۔

سلمیٰ جہان کہین حدیث میں واقع ہو بفتح سین حملہ پڑنا چاہئے
ہمدانی جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم سین و ذال پہلے پڑنا چاہئے
مگر ہمدانی کو بفتح میم و ذال معجمہ پڑنا چاہئے۔

زبیر جہان کہین حدیث میں واقع ہو بضم زائے معجمہ پڑنا جاتا ہے
مگر عبدالرحمن بن زبیر کو بالفتح۔

زباد جہان کہین حدیث میں واقع ہو بیا کے تختانیہ پڑنا چاہئے۔
مگر ابی النضر ناد کو نون سے پڑتے ہیں۔

شیخ جہان کہین حدیث میں واقع ہو۔ بشین معجمہ اور حامی حملہ کے ساتھ
بصیغہ تصغیر پڑنا چاہئے۔ مگر تین ناموں میں یہ سین حملہ اور
جیم معجمہ پڑتے ہیں وہ تین نام یہ ہیں۔

شیلان (۱) سریح بن یونس (۲) سریح بن نعان (۳) احمد بن ابی سریح۔
جہان کہین حدیث میں واقع ہو بشین معجمہ اور یا تختانیہ کے ساتھ پڑنا جاتا ہے۔

عہ یہ بھی بخاری رحمہ وسلم کے استاد ہیں۔ اور جریری میں یہ سبق بطرف جریر بھی جاتی ہے
عہ اہل حدیث (انصار کے قبیلہ سلمیٰ کی طرف منسوب کنیت کی وجہ سے بکسرین حملہ پڑنا چاہئے۔
سے متاخرین نے میم کو مفتوح پڑایا ہے اور اسکے نسبت قبیلہ ہمدان کی طرف کی جاتی ہے۔
معہ عراق عجم کے ایک شہر ہے اور صحیحین میں اس شہر کی طرف کہیں نسبت نہیں کئے گئے۔
عہ یہ شخص میں جس نے عکابی سے نکاح کیا تھا (قد کمر) حدیث کہ (لہذا اللہ) (الطوب)
سے سنسان بن ابی سنسان اور سنسان بن...۔ بعدہ اور سنسان بن سلیمہ اور احمد بن
اور ابو سنسان ضررہ اولاد سنسان یہ سب سنسان بن سلیمہ سے قریب سمجھے جاتے
ہیں۔ مگر یہ کل سین حملہ و نون کے ساتھ پڑے جاتے ہیں۔

فصل ۸ عادت ترمذی کے بیان میں

دو باجم تنافی اقسام احادیث کو جمع کرنا اکثر ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت
 بات ہے گو بظاہر باہم منافات سمجھی جاتی ہے مگر تعمقی نظر کا نیک
 نتیجہ اس مسئلہ کے حل کا کافی یقین دلاتا ہے کہ ان دونوں صفوئین یاہمی کوئی منافات
 نہیں مثلاً حسن حدیث میں (ہذا حدیث حسن صحیح) فرماتے ہیں -
 (۱) اس جملہ کے یہہ معنی ہو سکتے ہیں کہ یہہ حدیث حسن ہے یا صحیح -
 (۲) یا یہہ معنی ہو سکتے ہیں کہ یہہ حدیث ایک اعتبار سے صحیح مانے جاتی ہو اور
 ایک اعتبار سے حسن اگر اس کے متعلق تمثیلاً یوں کہا جائے کہ ایک ہی سناد میں
 زہید - عمر - بکر - خالد - احمد - محمود (راوی ہوں اور محدثین کی گروہ
 داخل خیال صرف زہید) کی ثقہ ہونے کے متعلق اطمینان کے لائق نہ ہو اور ایک
 گروہ خاص ثقہ سمجھتی ہو - تو بلحاظ معنی اول وس حدیث کو (ہذا حدیث حسن)
 کہنا کوئی اصولی مسئلہ کے منافی نہ ہوگا اور بلحاظ معنی ثانی اس کی نسبت (ہذا
 حدیث صحیح) کہنا کوئی غلط نہ سمجھا جائیگا -
 (۳) یا یہہ ہو سکتی ہیں کہ ایک سناد کی حیثیت سے (ہذا حدیث صحیح) کہنا نامناسب
 نہیں اور ایک دوسری سناد کے لحاظ سے (ہذا حدیث حسن) کہنا غلط نہیں -
 (۴) یا یہہ معنی ہو سکتے ہیں کہ (حسن) سے حسن ہی مراد ہو اور (صحیح) سے صحیح مراد لاہی یا عکس
 (۵) یا یہہ ہو سکتے ہیں کہ (صحیح لغوی) اور (حسن) سے (حسن لغوی) مراد ہو پس جوہ بالا
 (ہذا حدیث حسن صحیح) کہنا نامناسب سمجھا جائیگا اب یہی بحث اس مسئلہ میں کہ (ہذا حدیث
 حسن غریب) کیونکر صحیح ہو جائیگا اس کا جواب نمبر سوم سے ہی ممکن ہے اور یہ جواب یہی
 ہو سکتا ہے کہ حسن (حسن) کی توفیق میں تعدد طرق مذکور ہو وہ (ما نحن فیہ) سے خارج ہے
 لہذا ہر مراد کی تفسیر ہو اور اس کا غریب کہنا تہمتیں بنا کر ممکن نہیں دقت علیہ ابو اتی
 یہ تحریر سے ہے بلکہ کوئی پسند نہ ہو کہ یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حسن ہے یا حدیث حسن ہے

زیادتی حدیث میں کرنی مختلف فیہ ہے مگر قول مفتی بہ یہ ہے کہ زیادتی عالم متحرکی جائز نانی جاتی ہے۔

نقل بالمعنی عالم متحرک کو جائز ہے۔

مرادف کا مرادف کی جگہ لفظ کا استعمال یا متن کی صورت بدلی نہی یا اختصار کرنا ہرگز جائز نہیں مگر عالم متحرک کو۔

حدیثنا یا حدیثی کے ساتھ اوس وقت روایت کر سکتے ہیں جبکہ الفاظ زبان شیخ سے سنے گئے ہوں عہ

اخبارنا یا اخباری کے ساتھ اوس وقت روایت کر سکتے ہیں جب کہ شیخ کو احادیث سنائی گئی ہوں

مشئلہ سے اوس وقت تعبیر کر سکتے ہیں جبکہ متابعت لفظاً اور معنایا جاتی ہو۔

نحوہ سے اوس وقت تعبیر کر سکتے ہیں جبکہ متابعت صرف لفظاً ہی سمجھی جاتی ہو

لفظ حسد جہاں کہیں احادیث میں واقع ہو وہاں غبط مراد ہے۔

علہ منقولات میں ہو یا مرکبات میں۔

۱۲۵ تحریف اور اخبار میں کوئی مفید فرق نہیں مگر جبکہ باہمی فرق میں کوشش کی گئی اور استفادہ تکلفات کرنے پڑے۔ سچ تو یہ ہے کہ باہمی تفریق اہل شرق کی اصطلاحی بات ہے مغربین کے منافی نہیں نہ وہ اس کے قائل بلکہ علی العموم تحریف اور اخبار ایک ہی معنی میں متعل ہے۔

۱۲۶ غبط یعنی اوس مرکی آرزو اور خواہش کرنی کہ جو کسی شخص خاص کو حاصل ہے (تمذیب)۔

اگر یوں کہا جائے کہ جس قدر خدا نے تجھے مال متاع یا علم و فضل یا اعزاز سزاوار فرمایا اگر تجھے نہی عنایت فرماتا تو میں ہی تجھے جیسا ثوابی امور میں صرف کرتا غرض اس قسم کی جائز آرزو و خواہش کرنی جائز شرعی مسئلہ کے اصولی خیال کے ناموافق نہیں جیسے اس قسم نامائز آرزو کرنی کہ ”مجھے خدا محروم نہ کرے اور مجھے نہ نصیب“ سنائی سچی جاتی ہے۔

يجمع بين الصلواتين بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء

جہاں کہیں عاتینوں میں وارد ہوتا ہے وہاں جمع صوری
مراد ہوتی ہے مگر جمع میں المغرب الشامہ و لفعہ میں جمع
حقیقی کے ساتھ باوّل کیجاتی ہے۔
اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے ملک کو کسی کے ہاتھ میں
شرط کہ اگر میں تجھ سے پہلے مروں تو یہ ملک تیری ہے اور
اگر تو مجھ سے پہلے مروں تو میری ہے دینے کا معاہدہ ہے۔
اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی ملک کو کسی غیر کے ہاتھ
بقید حیات تجترے۔ اور لفظ ذیل باب البیع میں مروج میں

رقبہ

عمر

عنه اكثر جملة (يجمع بين الصلواتين بين الظهر والمغرب والعشاء) يا بين المغرب والعشاء
احاديث میں واقع ہوتا ہے۔ جبکی تاویل اخاف کے پاس جمع صوری کے ساتھ کیجاتی ہے مگر تمام روایات
اور جمع صوری اوسکو کہتے ہیں کہ ایک نماز آخر وقت پڑھی جائے اور دوسری نماز اوس ابتدائی وقت
اور بعض ارباب سبب جمع حقیقی کے ساتھ تاویل فرماتے ہیں جبکی یہہ مضے میں کہ دو مستقل نمازیں
دوسرے نماز کے وقت میں پڑھی جائیں عام اس کے خلاف ہے مگر دفعہ ہوا غیر مرد نہ۔
عنه كذا في صحيحه كذا في صحيحه كذا في صحيحه كذا في صحيحه كذا في صحيحه
ہمارے امام صاحب اور امام محمد رحمہم اللہ کے پاس صحیح نہیں اور امام ابو یوسف کے پاس جائز ہے اور بعض روایات
سے غرض جب کہ وہ شخص زندہ رہتا ہو اور عطلہ پر رکا نہ تھو کہ کثرت کی سبب کچھ جائز ہو انتقال انہوں کے
سختی بخیر اختلاف بعض کا قبیل پر کثرت سخت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ عطلہ کی زندگی اور زندہ جیسا کہ بطلان جائز ہے
بہرحالت مگر (فانہ من اعمرہ فی غمی للذی اعمرہ باوینا و لفعہ وقال ان العیہ یزات کا حلما
اور بعض کا یہ رائے کہ روزہ اوس عطلہ کے سختی نہیں سمجھی جائے کیونکہ عطلہ کی نفس عینہ میں بلکہ ایک مستعار ہے کہ اگر روزہ
اصل کے ایک طرف کسی بیک ضروری ہو چنانچہ حدیث میں روزہ (واذا قال ہے لک ما عشت فانما ترجمہ
الی صاحبہما) غرض اصل فیصل یہ ہے کہ اگر کوئی معطلی وقت عطا ہوں کہہ کہ میں نے تجھ سے اپنے کا بوجھ لک بنا چا
اور یہ بدترین اور سختی سے اتفاق یہ سمجھا جاتا اور اگر طلاق لک لکشت کہہ کہ تو مجھ کو اوسکو حکم اولیٰ
داخل کرتے ہیں اور اگر کوئی اصل کا عطلہ بناوے اور اگر وہی ایک ما عشت و بعد ہوا کہ لک اور شفی
کہے تو یہی سبب اس کا حل ہے۔ اصل انظر علی اصل اور امام محمد رحمہم اللہ کے پاس کہ یہ عطلہ ہے اور امام لک نے میں
کا حلما ہے۔

غیر معین ثمرہ درخت کو معین ثمرہ کے عوض فروخت کرنا
 غیر معین غلہ کو معین غلہ کے عوض فروخت کرنا -
 زمیندار اپنی زمین کو کسی کے حوالہ کرے باین شرط کہ (د) تو اسین
 ہل جوت اور غلہ ہو - اور جسقدر اسین پیداوار ہوگی اوسمین سے
 مجھے چوتھائی یا تہائی کرایہ زمین دینا ہوگا -
 ٹھیکے کا نام ہے یعنی ثمرہ درخت یا کسی شے کو سال دو سال یا
 اس سے زائد مدت پر فروخت کرنا -
 بیع میں مجبور شدے کے استقنا کر نیک نام ہے -
 محتاجوں کو معین ثمرہ دیکر ان کے خیراتی دختوں کا بیوہ خریدنا
 اوسکو کہتے ہیں کہ جہان ایک شخص نے دوسری لیر کو چھو لیا تو وہ بیع منعقد ہوئی
 وہ بیع ہے کہ جہان ایک نے دوسرے کی طرف کپڑا پہننا اور
 اوس نے اسکے طرف تو وہ بیع فوراً منعقد ہو گئی -

مراستہ

محاقلہ

مخابرہ

معاومہ

مشتا

معاویا

ملا مسہ

منابدہ

غلہ ثمر سے عموم مراد ہے خواہ میوہ ہو خواہ غلہ نامج
 مسئلہ متبادلوں کہہ سکتے ہیں کہ (مین نے اپنی جمیع مکانات کو بیع کئے) مگر وہ مکان اب بیع نہیں
 کردہ مکان عدہ مین یا بیسے - یا طلالی - یا نقدی - یا شکستہ مین - یا غیر شکستہ - لہذا یہ بیع ہی
 جائز نہیں ہاں اگر کوئی متنتی مکانوں کو معین اور معلوم کر دے تو بیع بلاشبہ جائز اور صحیح ہوگی -
 مسئلہ عادی بات اور واجی چال عرب کی بیہوشی کہ اپنے باغ کے بعض درخت کسی محتاج کو بیوہ کھانسی
 غرض سے دیدیا کرتے اور اگر وہ محتاج اوسے باغ میں اپنے اہل عیال کیساتھ آ رہا اور اصل مالک
 کی آمد و رفت دن کی تکلیف کا باعث ہوتی تھی تو اصل مالک اپنے پاس سے اوسکو خرید
 مقدار میوہ دیکر وہ خیراتی درخت کا میوہ خرید کر لیا کرتے جسین اوس فقیر کا پہلا میوہ جانا اور تکلیف
 آمد و رفت سے بکدرش - اور علماؤ نے اوسکو (ہ) و سوسے کم مین محدود کر دیا ہے کما حد علیہ
 حدیث نبوی صریحاً بیع یام حاجت مین ہوا کرتی تھی - باغ نشتری کی باہمی رضا یا خیار
 کہ بیع مال کے بیوہ جانا یا نہ اس بیع منعقد ہوتی تھی (مگر گراں بیع) اوسکو ہی منع فرمایا ہے
 کہ بیع مین ہوا نہ ہو

بيع الحصاة اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی مشتری اپنے بائع سے بون
کے کہ جب شیری چیز پر کنکرے پہنکوں تو اوس چیز کی
بيع منعقد ہو جائیگی یا بائع اپنے مشتری سے بون معاہدہ
کر لے کہ جس چیز پر شیری کنکری گرے گی وہ چیز
تیرے ہی ہات فرودخت کروں گا۔

بيع الغرر اوس کو کہتے ہیں کہ بيع مجهول ہو یا بائع کے ید قدرت
میں نہ ہو جیسے منوزہ موتی دریا میں ہوں اور خریدو
فروخت کیجاوے وقس علیہ البوائی

بيع جبل الجبل اوسکو کہتے ہیں کہ باردار مادہ مادی جسے پر اوسکو
بچہ ہو اور یہ بچہ اوس موجودہ باردار کے پیٹ میں
فروخت کیا جائے اور یہ بيع اس طرح ہے جیسے
موجودہ حمل کا بچہ لائق بيع نہیں

بيع العبران اوسکو کہتے ہیں کہ جو چیز بائع کو باین شرط دی جائے کہ
راگر یہ بيع پوری تکمیل ہو لے تو یہ چیز اوسکی قیمت میں
مجر ہوگی ورنہ یہ چیز واپس نہوگی
قراءة علیہ جہان کہیں سنداون میں واقع ہوتا ہے وہاں
استاد کو سنانا مراد ہوا کرتا ہے۔

علہ اسکے اور ہی ایک معنی ہیں وہ یہ ہیں استاذ زین جیسے جہان تک تیرا کنکر جا سکتا ہے
اور یہ بيع ہی منع کی گئی۔ علہ جسکو ہمارے اردو محاورہ میں (میعانہ) اور (سائی)
کہتے ہیں اور یہ چیز بیہوش ہے۔ سے چنانچہ کتب نسائی میں اکثر مذکور ہے اور نسائی کا (قراءة)
علیہا کہنا نامناسب نہیں کیونکہ انکے استاد حارث بن مسکین نابینا کی وجہ سے طلبہ انکی تیس
اپنے یار سے فرمایا کرتے تھے لیکن چونکہ نسائی رحم سے کچھ بڑی طنی خصوصیت کا تعلق ہی تھا جسکی وجہ سے
یہ جیسے چہلے خاموشی کرنا عفت کر لیا کرتے اسلئے (قراءة علیہ) فرماتے ہیں۔

لا یصح

(فی هذا الباب) جہان کتب احادیث میں واقع ہوتا ہے وہاں ضعف حدیث مراد ہوتا ہے یا حدیث کا موضوع ہونا۔ ہذا احادیث مسند سے مرفوع صحابی مراد ہے۔

الزعم

(من السنة کذا) سے موقوف صحابی مراد ہے کہی معنی میں (قول) کے ہی آتا ہے جیسے (انک ترعمر لا تعود ثم تعود) ای انک تقول لا تعود اذ جس غازی فوج میں حضرت رسالت پناہ صلعم تشریف فرما نہوں وہ غازی فوج جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوں کہی معنی میں (فعل) کے ہی آتا ہے جیسے (لا امن قال هکذا هکذا هکذا) کہی معنی میں (اخذ) کے آتا ہے جیسے (قال بیک) اور کہی (فشی) کے معنی میں آتا ہے جیسے (قال برجله ونحو ذلک)

سیر
غزوہ
قال

اصح

(ما فی الباب) جہان کہیں کتب احادیث میں واقع ہوتا ہے وہاں اس سے ارجح اور اقل ضعف مراد ہوا کرتی ہے۔

رباط

اوسکو کہتے ہیں کہ سرحد اسلام پر بمقابلہ دشمنان میں مستعد اور نگہبانی کے لئے بیٹھنا۔ جس سے متابع اور شاہد اور منکر و شاذ وغیرہ کے معرفت ہو جائے۔

اعتبار

نسب الی الحرف

یا نسوب الی الشہر۔ یا نسوب الی الحی یا لقب یا یا تخلص یا بلفظ ابن یا لفظ بنت۔ اپنے اسم یا قبل کی صفت واقع ہوتا ہے۔

لفظ ليس کہی معنی میں الاوسوی کے آتا ہے۔
 لفظ نفاس کہی معنی میں حیض کے آتا ہے۔
 لفظ مولیٰ کہی معنی میں غلام کے آتا ہے۔
 لفظ زوج کہی معنی میں زوجہ کے آتا ہے۔
 لفظ غیر مرکا یا غیر واحد جہان کہیں حدیثوں میں
 واقع ہوتا ہے وہاں (کے بار یا کئے شخصوں سے)
 مروی ہونا سمجھا جاتا ہے۔

سچی حدیث جہان کہیں بجل رکع احادیث میں واقع ہوتا ہے
 اوس سے رکع رکعتیں مراد لی جاتی ہے۔

عہ جیسے فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء
 فیکثر القرن ویاکل معنا اللحم ولم یکن یحجبه عن القران فتئی لیس
 التجنابة میں لفظ لیس بمعنی لا ہے۔

عہ جیسے فقال مالک انفسیت قلت نعم قال هذا امر کتبہ اللہ
 عہ جیسے عن شہاب عن جیب مولی عروۃ میں لفظ مولی بمعنی غلام
 عہ جیسے عن میمونۃ بنت الحارث زوج البنی صلی اللہ علیہ وسلم
 میں زوج بمعنی زوجہ ہے۔

سند حلق

— (❖) —

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على
رسوله محمد سيد الانبياء والمرسلين وعلى الدواصح
اجمعين اما بعد فيقول العبد المفتقر الى الله الغني
الهادي المدعو بمصنوعه على المراد ابا دى سترا لله عثمان
وزله - وسدد بسداد فضله خله ان المولى محمد بن
بن قاضي محمد ركن الدين قد استمع وقرأ على الامهات
المست المحتوية للصحيح والحسان من احاديث سيد
نبى الانس والجان الصحيحين للشيخين والجامع
المستند للترمذي والسنن للنسائي والسنن لابى داود
السجستاني والسنن لابى ماجه القزويني والموطأ
للإمام محمد والسنن للدارمي رضى الله تعالى عنهم
اجمعين وافاض علينا من ركبهم وجمعنا معهم
يوم الدين فاجيزه ان يروى عني بتمامها كما احازني
بها خاتم المحدثين مولانا المولى احمد على السهاري

تخمّل الله برحمة بعد ما سمعت بعضها منه
 وقرأت بعضها عليه وقال وحصل له القراءة
 والسماعة والاجازة من مولانا الشيخ محمد اسحاق
 وحصل له القراءة والسماعة والاجازة من مولانا
 الشيخ عبد العزيز وحصل له القراءة والسماعة
 والاجازة من والده الشيخ مولانا ولي الله بن الشيخ
 عبد الرحيم الدهلوي وغيره من اسماء الرواة
 لا حاجة الى ذكرها لكونها مذكورة في الكتب
 المعول عليها بأسرها فعليه بالضبط والاتقان
 في الالفاظ والمعاني والتثبت والتيقظ في المقاصد
 والمباني واوصيه بتقوى الله ذي القوة المتين و
 الاعتصام بسنة رسوله الامين والاجتناب عن
 صحبة الذين اخرجوا لبدع في الدين وباشاعة العلوم
 السنية السنية الدينية والاحتراز عن كل ما
 يخالفها وعن التدليس برشائل الدنيا الدنية واسأل
 لي ولله ان يوفقنا لما يحب ويرضى ويجعل اخرتنا خيراً
 من الاول ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم
 والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد خير الانام
 وآله الكرام واصحابه العظام الى يوم القيامة



مكتبة محمد منصور علي الماراد آبادي